

علمائے اہل سنت کی نظر میں یریزید

امام المناظرین صوفی محمد اللہ داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ والسلام
حضرت علامہ

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضاہ عثمانیہ علیہ السلام چیمبرز کالونی گوہر نوالہ

Mob: 0333-8173630

علمائے
اہل سنت
کی نظر میں
یزید

امام المناظرین صوفی محمد اللہ داتا رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ
حضرت علامہ

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ علیہ السلام پبلز کالونی گوجرانوالہ

Mob: 0333-8173630

نام کتاب: علمائے اہل سنت کی نظر میں یزید

مصنف: امام المناظرین حضرت مولانا صوفی محمد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اشاعت: پنجم: ۲۶ جنوری ۲۰۰۶

۴۸

صفحات

۱۱۰۰

تعداد

۲۰ روپے

ہدیہ

ناشر: اویسی بک سٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ

باہتمام: شیخ محمد سرور اویسی mob: 0333-8173630

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور شبیر برادرز لاہور، قادری رضوی کیسٹ ہاؤس دربار مارکیٹ لاہور۔

رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں مکتبہ فیضان اولیاء کامونک

کرمانوالہ بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور۔ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور۔

مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ مسلم کتابوی لاہور مکتبہ جمال کرم لاہور۔



فہرست

- ۱۔ پیش لفظ ۵
- ۲۔ غیر مقلد و مابیوں کے امام قاضی شوکانی لکھتے ہیں ۸
- ۳۔ یزید کا منحقر اور ضروری تعارف ۹
- ۴۔ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں ۱۰
- ۵۔ عالمِ ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان ۱۰
- ۶۔ حدیث نمبر ۱ ۱۰
- ۷۔ ضروری وضاحت ۱۱
- ۸۔ حدیث نمبر ۲ ۱۲
- ۹۔ حدیث نمبر ۳ ۱۳
- ۱۰۔ اہلِ مدینہ اور یزید ۱۴
- ۱۱۔ امام کبیر ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ اور یزید ۱۶
- ۱۲۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں ۱۶
- ۱۳۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں ۱۸
- ۱۴۔ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں ۱۸
- ۱۵۔ علی بن برہان الدین الحنبی فرماتے ہیں ۱۹
- ۱۶۔ ابوہریرۃ اسلمی رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ ۲۰

- ۱۷۔ حافظ ابن کثیر کا مزید کے متعلق عقیدہ ۲۱
- ۱۸۔ حافظ ابن حجر عسقلانی سنی شافعی کا عقیدہ ۲۲
- ۱۹۔ علامہ ذہبی کا عقیدہ ۲۳
- ۲۰۔ امام بخاری سنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۲۴
- ۲۱۔ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور مزید ۲۴
- ۲۲۔ ابوشکو رسالی محمد بن عبد السعید شعیب کشتی ۲۵
- ۲۳۔ علامہ تفتازانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں ۲۶
- ۲۴۔ علامہ عبد العزیز مرحوم نبراس شرح العقائد میں فرماتے ہیں ۲۸
- ۲۵۔ علامہ علی القادری المکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۲۹
- ۲۶۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۳۰
- ۲۷۔ اُمت مسلمہ میں اختلاف ۳۳
- ۲۸۔ حدیث غزوہ قسطنطنیہ ۳۵
- ۲۹۔ خارجیوں کے استدلال کا جواب نمبر ۳۶
- ۳۰۔ جواب نمبر ۳۷
- ۳۱۔ محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید ۳۸
- ۳۲۔ اعلان ۳۹

پیش لفظ

دنیا میں دین و مذہب وہی غالب رہ سکتا ہے جو حق ہو۔ باطل ہمیشہ مغلوب ہی رہا ہے اور رہے گا۔ اسی لیے عیسائی اپنے مذہب کی تبلیغ تو ضرور کرتے ہیں لیکن برسرِ عام دین اسلام کو جھٹلانے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اسی طرح غلام احمد قادیانی کی امت اپنے نبی کی سیرت پر برسرِ عام آج تک کوئی جلسہ نہ کر سکی۔ بعینہً گستاخانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بدگو دیگر اولیاء اکرام کی تنقیص کرنے والے اپنی باطنی خباثت کا اظہار منظرِ عام پر آکر ہرگز ہرگز نہیں کر سکتے۔ یہ ان گروہوں کے باطل پرست ہونے کی بہت دلیل ہے۔ گھر بیٹھ کر اپنے جنادریوں کی گستاخوں کی تاویلیں ہر کوئی کر لیتا ہے مگر میدان میں نکلنا کارِ دارو۔

اسی طرح خارجی ٹولہ جو کہ اہل بیت اطہار علیٰ جدِ حم و علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بدترین دشمن ہے لیکن یہ لوگ کھلے بندوں اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی خداداد شوکت کے خلاف ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لا سکتے البتہ نیز یہ کہ امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین نیک پاک حکمران ثابت کرنے کی بے سوز کوشش

کرتے ہیں۔ کیونکہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو براہ راست باغی کہنا تو انتہائی مشکل ہے لیکن جب بے علم عوام کے دلوں میں یزید کے خلیفہ راشد ہونے کا خیال جما دیا جائے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے دلوں میں خواہ مخواہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ خلیفہ راشد کی اطاعت نہ کرنے والا بدترین باغی ہے۔ یہ اور ارق سیاہ کرنے سے صرف یہ مقصد ہے کہ یزید کی تصویر جیسی ہے ویسی ہی عوام کو دکھلا دی جائے۔

فقط
محمد اللہ داتا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِهِ الْمُصْطَفَى
وَالْبَرِّ وَاتِّخَاذِهِ دَاخِلِيَاةً وَالدَّقِيقَةِ

اما بعد! دنیا میں دین تو اور بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا مقبول اور پسندیدہ
دین صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں خود
فرماتا ہے اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ یعنی دین حق اللہ تعالیٰ
کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ لہذا اسلام کے سوا کسی اور دین کو حق سمجھنا قرآن کریم
کا انکار کرنا ہے۔ بانی اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کے
تمام فرقوں میں سے ایک ہی گروہ حق پر ہوگا۔ ارشاد گرامی ملاحظہ ہو۔

| | |
|---|------------------------------------|
| تَفْتَرِقُ امْتِنِ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ | میری امت کے تہتر گروہ ہوں گے |
| مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً | سوائے ایک گروہ کے باقی سب جہنمی |
| وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ | میں۔ لوگوں نے پوچھا، وہ ایک کون |
| اللَّهِ قَالُوا مَا أُنْصَرَفُ | ہوگا فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ |
| أَصْحَابِي | کے طریقہ پر ہوگا۔ |

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جتنی گروہ وہ ہوگا جن کے اعمال
اور عقائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق ہوں گے اور صحابہ کرام کو انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إِيَّكُمْ بِلِسْنَتِي" یعنی تم میری سنت کو
لازم پکڑو۔ معلوم ہوا کہ سب صحابہ کرام اہل سنت ہی تھے اور یہ ہی ایک

مذہب حق ہے باقی سب نوپید اور باطل ہیں۔ مزید تسلی اور تشنی کے لیے حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقِيسِيُّ وَ

عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي قَالَا سَمِعْنَا

مُحَمَّدَ بْنَ الْعَبَّاسِ الْحُرَّانِيَّ سَمِعْنَا

أَبَا كُرَيْبٍ مِنَ الْعَلَاءِ سَمِعْنَا أَبَا مُسَرَّ

الدِّدْبِيِّ سَمِعْنَا عَلِيَّ بْنَ قَدَامَةَ

الْحِزْرِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

مَيْسَرَةَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ

تَبْيِضَ وَجْهِهِ وَتَسْوَدَ وَجْهُهُ قَامَتِ السَّيِّدَاتُ

وَالْبُدَعُ وَالْأَهْوَاءُ قَامَتِ السَّيِّدَاتُ أَبْيَضَتْ وَجْهُهُنَّ فَأَهْلُ

السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ۝

اس حدیث شریف کو سیدی حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تین سندوں سے ذکر کیا ہے۔

غیر مقلد و مابیوں کے امام قاضی شوکانی لکھتے ہیں :

أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَ

الْحَافِظُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ

سَمِعْنَا عَلِيَّ بْنَ قَدَامَةَ (کی تفسیر نقل کی)

۝ تاریخ بغداد و خطیب بغدادی حدیث ۳۷۲۰ ۝ ۝ دیکھئے تفسیر درختہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌُ وَجُوهٌ اَهْلِلِ
السَّنَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌُ
اَهْلِلِ السِّدِّ وَالضَّلَالَةِ وَالْاُخْرَجَةُ
الْخَطِيبُ وَالْمَدْيَلِيُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
مَرْفُوعًا وَاُخْرَجَهُ اَيْضًا مَرْفُوعًا
اَبُو لُصَيْنٍ التَّجَزِيَّ فِي لِبَاسَةِ
عَنْ ابْنِ سَعِينٍ ۞

ہے کہ سفید چہرے اہل سنت و
جماعت کے اور سیاہ چہرے بدعتوں
اور گمراہوں کے ہوں گے اس حدیث
کو خطیب اور مدلی نے ابن عمر سے
مرفوعاً بھی نقل کیا ہے اور اسی طرح
ابو نصر سجزی نے ابانت میں ابوسعید
سے بھی مرفوعاً نقل کیا ہے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مندرجہ بالا ارشادات سے ثابت
ہو کہ ہر مسلمان کو قیامت کے روز کلام نہ ہونے سے بچنے کے لیے عقائد
اور اعمال کے اعتبار سے تمام بدعتی ٹولوں سے علیحدگی حاصل کر کے اہل سنت
و جماعت کا ساتھ دینا چاہیے۔ قرآن مجید بھی ایمانداروں کو اسی کی طرف
راہ دکھاتا ہے کہ اے اہل اسلام نماز کے اندر مجھ سے انبیاء اور اولیاء کے
کے راستے کی بھیگ مانگو۔ یہی صراطِ مستقیم ہے لہذا ہم اسی بات کو لازم
پکڑتے ہوئے یزید کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اکرام اور دیگر
علماء و ائمہ اہل سنت کے ارشادات ہی پیش کریں گے تاکہ جو ہلاک ہو وہ
ویدہ دالنتہ ہو۔

یزید کا مختصر اور ضروری تعارف

يَزِيدُ بْنُ معاويةَ بْنِ اَبِي
حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ یزید

سُفْيَانُ صَخْرِيّ حَزْبِ بَنِي
 أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ أَبُو خَالِدٍ
 وَلِدَهُ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ
 بِيَّاسَعَاوِيَةُ بْنُ ابْنِ سَفْيَانَ صَخْرِيّ حَزْبِ
 بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ هِيَ كُنْيَتُهَا
 اس کی ابو خالد ہے عثمان رضی اللہ عنہ
 کی خلافت کے زمانے میں پیدا
 ہوا تھا۔

یہ ہی حافظ عقلائی فرماتے ہیں

قَدْ أَبْطَلَ مَنْ دَعَا إِلَيْهِ
 وَلَيْدِي الْعَقْدُ النَّبَوِيُّ رَضِيَ
 یہ بات بالکل باطل ہے کہ یزید کی ولادت
 عہد نبوی میں ہوئی ہے۔

لہذا قصہ گو حضرات جو بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے کندھے
 پر یزید کو اٹھائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی پر جہنمی سوار ہے۔ یہ بالکل بے اصل اور موضوع
 (من گھڑت) قصہ ہے۔

عالم ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان

حدیث نمبر ۱

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عبیدہ بن جراح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری

امت کا معاملہ عدل و انصاف پر قائم ہو گا۔ یہاں تک کہ رخنہ اندازی کرنے والا پہلا شخص بنی امیہ سے ہو گا اور نام اس کا یزید ہو گا۔

لَا يَزَالُ هَذَا امْرَأَتِي قَائِمًا
بِالنِّسْطِ حَتَّى يَكُونَ أَوَّلُ مَنْ
يُشْلِكُهُ دَجَلٌ مِّنْ بَنِي أُمَيَّةَ
يَقَالُ لَهُ يَزِيدُ۔ ۱۰

ضروری وضاحت

صواعق محرقہ عربی ابن جریر کی رحمة اللہ علیہ ص ۲۱۹ سطر، لیکن سند اس حدیث شریف کی ضعیف ہے اور وہ یہ ہے۔

حدث ابو العیالی کہتے ہیں کہ میں حدیث سنائی حکم بن موسیٰ نے اُن کو ولید نے ان کو اوزاعی نے ان کو مکحول نے اور ان کو ابو عبیدہ بن جراح نے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو ثَيْلٍ فِي مَسْنَدِهِ هَذَا
الْحَكْمُ بْنُ مُوسَى قَالَ هَذَا
الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ
أَبْنِ عَبِيدَةَ بْنِ جَرَّاحٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صاحب مجمع الزوائد فرماتے ہیں۔

رجال یعنی راوی اس حدیث کے سب پکتے ہیں۔ صرف یہ ہے کہ مکحول کی ابو عبیدہ بن جراح سے ملاقات نہیں ہوئی۔

۱۰ مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۳۱ سطر ۲۲ لسان المیزان جلد ۶ ص ۲۹۴ سطر ۱۱ تاریخ الخلفاء و عربی یطوی ص ۱۲۰

۱۱ ص ۲۳۱ سطر ۲۲ لسان المیزان جلد ۶ ص ۲۹۴ سطر ۱۱ مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۳۱ سطر ۱۱

حدیث نمبر ۲

اَخْرَجَ الرَّؤْيَا فِي مُسْنَدِهِ عَنْ
اَبِي الدُّدَّةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَوَّلُ
مَنْ يَبْدِلُ سُنَّتِي زَعْبَلٌ مِّنْ بَنِي
اُمَيَّةَ يَقَالُ لَكَ يَزِيدٌ
محدث روایانی نے اپنی مسند میں
ابو درداد سے روایت کی ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
طریقہ کو بدلنے والا سب سے پہلا
شخص بنی اُمیہ میں سے ہے اور
نام اس کا یزید ہوگا۔

یہ دواڑا اگر امی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یزید کے متعلق ہیں۔ اب
قارئین خود فیصلہ فرمادیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور یزید کو امیر المومنین
رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہنے اور لکھنے والوں میں سے کون اس قابل ہے
کہ اُسے جھٹلایا جائے۔ یزید کے عاشق صادق خود فیصلہ فرمادیں کہ جو شخص نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے معاملہ میں رخنہ ڈالنے والا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو بدلنے والا ہو۔ وہ تم مقلد اور غیر مقلد مایوں
کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت کا مستحق بنے تو بدعتی ہونے کا
فتویٰ کن کے متعلق ہے۔ سنت کے خلاف عقیدہ تم لوگ رکھو اور بدعتی
دوسروں کو کہتے ذرا بھی نہ شرماء۔

حدیث نمبر ۳

قَالَ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا
 زُهَيْرُ بْنُ مَرْجَبٍ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ
 رُكَيْنٍ شَنَاكَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ سَمِعْتُ
 أَبَا صَالِحٍ مِمَّنْ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَعَنَ ذَا بَابٍ مِنْ سَنَةِ سِتِّينَ
 وَامْسَارَةَ الصَّبِيَّانِ

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سن ساٹھ
 (ہجری) سے اللہ کی پناہ مانگو اور بچوں
 کی حکمرانی سے۔

البدایۃ والنہایۃ میں غلطی سے لفظ "ستین" کی جگہ "سبعین" لکھا گیا دلیل
 اس کی یہ ہے کہ:

حافظ ابن حجر کی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سنیٰ نما ابو ہریرہ یوں دُعا
 فرماتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ تَأْسِ
 السِّتِّينَ وَامْسَارَةِ الصَّبِيَّانِ

پھر فرماتے ہیں:-

فَاسْتَجَابَ اللَّهُ فَتَوَاتَرَهُ لَهُ سَنَةٌ
 تِسْعٌ وَخَمْسِينَ وَكَانَتْ وَفَاةً

اے اللہ میں تجھ سے سن ساٹھ کی
 ابتدا اور بچوں کی حکمرانی سے پناہ مانگتا ہوں۔

پس اللہ نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور
 اُن کو سنہ ۵۹ میں وفات دے دی

مُعَاوِيَةَ دَوْلَامِيَّةً اِسْبَهَ سَنَةً
 سِتِّينَ فَعَلِمَهُ اَنْوَهِرْمِيَّةً يَوْمَ لَوِيَّةَ
 يَزِيدُ فِي هَذِهِ السَّنَةِ فَاسْتَعَاذَ
 مِنْهَا بِالسَّاعِلِيَّةِ مِنْ قَبِيحِ
 اَخْوَالِهِ بِوَاسِطَةِ اَعْلَامِ الْقَادِي
 الْمَصْدُوقِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِذَاكَ - ل

معاویہ کی وفات اور اس کے بیٹے
 کی حکومت سن ساٹھ
 میں ہوئی۔ پس ابوہریرہ
 نے یزید کی حکومت کو اس سن میں جان
 لیا تھا۔ پس آپ نے اُس سے پناہ
 مانگی کیونکہ صادق مصدوق علی اللہ علیہ وسلم
 نے ان کو یزید کی حکومت کی بُرائیاں
 بتا دی تھیں۔

اس حدیث نمبر ۳ سے یزید کی حکومت کی مدت بھی ثابت ہو گئی اور
 ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بالخصوص سیدنا ابوہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کی حکومت سے پناہ مانگتے تھے۔

اہل مدینہ اور یزید

اَخْرَجَ الْاَوَائِدِيُّ مِنْ طَرِيقِ اَكْبَ
 حَبِئَةَ اَمْرِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْفَرَسِيِّ قَتَالَ
 وَادَّعَاهُ مَا نَحَرْنَا عَلَى يَزِيدَ حَتَّى بَغَفْنَا
 اَكْبَ نَرَى بِالْجَحَارَةِ مِنَ التَّمَارِ
 اَنْ نَحْمِلَ نَسِجَ اَمْهَاتِ الْاَوْلَادِ وَالْبَنَاتِ
 واقدی کئی سندوں سے اس روایت
 کو لائے ہیں کہ عبداللہ بن حنظلہ بن فہیل
 کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم نے اس وقت
 تک یزید پر خروج نہیں کیا یہاں تک کہ
 ہمیں خوف ہو گیا کہ اگر ہم نے اس کی

وَالْأَنْوَاعِ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ وَيَدْعُ

الصَّلَاةَ ۝

بیعت نہ توڑی تو کہیں ہم پر آسمان سے
پتھر نہ برس پڑیں۔ یزید اقبات اولاد اور
بنات و انوات سے نکاح کر نیوالا
شرابی اور تارکِ صلوٰۃ انسان ہے۔

خاتم الحفاظ سیدی سیوطی اور حافظ ابن حجر مکی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :
”ستہ ہجری میں یزید کو خبر ملی کہ اہل مدینہ نے اس کی بیعت فسخ کر
دی ہے اور اس سے باغی ہو گئے ہیں۔ اُس نے فوراً ایک لشکر جرار
ان سے لڑنے کے لیے روانہ کیا اور کہا ان سے لڑنے کے بعد
مکہ میں جا کر ابن زبیر (رضی اللہ عنہ) سے جنگ کریں۔ چنانچہ مدینہ
کے بابِ طیبہ پر جنگ حرہ ہوا۔ اور جنگ بھی کیے ہو کہ حسن بصری
رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی
شخص ایسا نہ تھا کہ جو اس لشکر کے گزند سے محفوظ رہا ہو۔
بہت سے صحابہ اور دیگر لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے۔ مدینہ منورہ

کو لوٹا گیا اور ایک ہزار لڑکیوں کا ازالہ بکارت کیا گیا۔
حفاظ حدیث کا یہ بیان بھی ذہن میں رکھیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

بھی سنیں۔ فرماتے ہیں :-

سَائِبُ بْنُ خَلَدٍ كَيْتَ بَيْنَ كَرَامَةِ رَسُولِ اللَّهِ

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَدٍ أَحَدِ

۱۔ تاریخ الخلفاء للسيوطی ص ۱۳۴ سطر ۱۶ ۲۔ تاریخ الخلفاء اردو ص ۲۴۳ حوالہ محرقہ عربی ص ۲۱۹

تاریخ الخلفاء عربی ص ۱۳۴ سطر ۱۱

رَسُولِ احْتَبِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 قَالَ مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ
 ظُلْمًا اَخَافَهُ اللہُ وَعَلَیْہِ لَعْنَةُ اللہِ
 وَالْمَلَائِکَةِ وَالسَّمَاوَاتِ اَجْمَعِیْنَ
 لَا یَقْبَلُ اللہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ
 حَرْفًا وَلَا عَکْدًا وَلَا حَبًّا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اہل مدینہ
 کو ظلم کا خوف دلایا اللہ تعالیٰ اُسے خوفزدہ
 کرے گا اور اس پر اللہ کی لعنت اور تمام
 فرشتوں اور انسانوں کی۔ قیامت کے
 روز اس کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔

اس حدیث شریف کو امام احمد بن حنبل نے مسند شریف میں چار طریقوں سے
 نقل فرمایا ہے جس سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ اہل مدینہ کو خوف دلانے
 والے لعنت کی کوئی نیکی قبول نہیں:

امام کبیر ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ اور یزید

قبل اس کے کہ امام کبیر رضی اللہ عنہ کی تاریخ سے ہم یزید کے متعلق اقتباسات
 نقل کریں۔ ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا ذکر ضروری ہے کیونکہ
 خارجی لوگ اس جلیل القدر امام کی بات کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ ابن جریر طبری
 بدترین شیعہ ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

مُحَمَّدٌ بُنْتُ جَوْرِیْتُ یَزِیدُ
 الطُّبْرِیُّ عَمَّ الْجَلِیلُ الْمُفَضِّلُ
 ابُو جَعْفَرٍ..... اَشَدُّ عَ اَحْمَدَ بَیْنِ
 محمد بیٹے جریر بیٹے یزید طبری کے جلیل القدر
 امام ہیں۔ آپ کی کنیت ابو جعفر ہے
 آپ کے حق میں حافظ احمد بن علی

سلیمانی نے یہ کلامی کی ہے۔ کہا
ہے کہ ابن جریر رفیقوں کے لیے
حبوٹ گھڑا کرتے تھے اور ایسا
ہی سلیمانی نے کہا ہے یہ ایک حبوٹ
ظن ہے بلکہ ابن جریر اسلام کے
اکابر ائمہ میں سے ہیں۔

عَلَى السَّيْمَانِي الْحَافِظُ فَقَالَ كَانَ
يَصْنَعُ لِلرَّوَاغِصِ كَذًا قَالَ السَّيْمَانِي
وَهَذَا رَحْبُهُ بِالْظَّنِّ
أَتَكَاذِبُ بَلْ رَأَيْتُ جَرِيرَ
مِنْ كِبَارِ أَيْمَةِ الْإِسْلَامِ

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ابن جریر علما کے بڑے بڑے اماموں
میں سے ایک ہیں آپ کے قول پر
فیصلہ دیا جاتا ہے اور آپ کے فضل و
معرفت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

كَانَ مِنْ أَكْبَرِ أَيْمَةِ الْعُلَمَاءِ
وَمِنْكُمْ بِقَوْلِهِ وَيُزَجُّ إِلَى
مَعْرِفَتِهِ وَفَضْلِهِ

یہ ہی حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

آپ اپنے گھر میں دفن کئے گئے کیونکہ
حنبلوں میں سے بعض عوام ذلیل اور
کمینوں نے آپ کو دن میں دفن
نہ کرنے دیا اور وہ آپ کو رافضی

وَدُفِنَ فِي دَارِهِ لِأَنَّ بَعْضَ
الْحَنَابِلَةِ دَرَعَاهُمْ مَنَعُوا مِنْ
دَفْنِهِ نَهَارًا وَلَنَزَعُوا إِلَى
الرَّفِضِ وَالْجَهْلَةِ مَنْ دُمَاهُ

یَا زَنْجَادَ وَحَاشَاكَ مِنْ ذَلِكَ
کَلْبَةٍ۔ ۱۰
کہتے تھے اور بعض جاہلوں نے آپ
کو ٹھنڈ بھی کہا ہے آپ ان تمام بہانوں
سے پاک تھے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ ثَبَتَ يَزِيدَ
الطَّبْرِيُّ الْأَمَامُ الْجَلِيلُ الْمُسْتَفِيدُ
أَبُو جَعْفَرٍ ثَبَتَهُ الصَّادِقُ ۱۰
محمد بن جریر بن یزید الطبری، امام فضل
مفسر ابو جعفر ثقه اور صادق ہیں۔

یہ تھا بیان امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق تاریخ طبری میں اکثر
روایات لوط بن سحی ابو مخنف سے لاتے ہیں۔ خارجی لوگ اس کے متعلق بھی
غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابو مخنف کو ائمہ جرح و تعدیل نے
کذاب کہا ہے۔ یہ بات سراسر غلط ہے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

قال الدارقطني ضعيف يعني دارقطني کہتے ہیں کہ ابو مخنف ضعیف ہے۔ ۱۰

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

قال الدارقطني ضعيف وقال سحی بن معین ليس بثقة يعني دارقطني کہتے ہیں

۱۰ البداية والنهاية جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۴ ۱۰ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۹۳ ۱۰ میزان الامثال جلد ۳ صفحہ ۳۹۳

کہ ابو مخنف کمزور ہے اور ابن معین کہتے ہیں کہ ابو مخنف پختہ راوی نہیں ہے
حافظ ابن کثیر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ تحریر
کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

اكثره من رواية أبي مخنف لو
نبت يحنى وقد كان شيعا وهو
ضعيف الحديث عنه الائمة
ولكنه اخبارى حافظ عنه من
هذه الاشياء ما كنت عنه
غيبه

امام حسین کی شہادت کی روایات
اکثر ابو مخنف سے ہیں اور وہ شیعہ
تھا اور حدیث میں ضعیف ہے ائمہ
کے نزدیک لیکن تاریخ کا حافظ ہے
تاریخی معلومات اس جیسی کسی اور
کو نہیں۔

ابو مخنف کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ سی بات ہے کہ وہ ضعیف
ہے۔ یہ بات ائمہ حدیث کے نزدیک بالکل مسلم ہے کہ ضعیف راوی کی
روایت احکام میں حجت نہیں البتہ فضائل و اعمال میں مقبول ہے۔

علی بن برہان الدین الحنفی صاحب سیرۃ حلبیہ فرماتے ہیں :

لا يَحْفَى أَتَى السَّيْرَ هَيْمَةً
الصَّحِيحَ وَالسَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ
وَالْبَلَاغَ وَالرُّسْلَ وَالنَّقْطَ
وَالْمُغْضَلِ دُونَ

یہ بات مخفی نہیں کہ سیرۃ (تاریخ) کی
کتابوں میں صحیح، سقیم، ضعیف، بلاغ
مرسل، منقطع، معضل، یہ سب قسم
کی احادیث مقبول ہیں سوائے

الْمَوْصُوفِ ۛ

موضوع کے۔

اسی لیے تاریخ میں ابو مخنف کو کسی نے بھی رد نہیں کیا۔ اب ہم امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے یزید کے متعلق ایک صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں۔

ابو برزہ سلمی رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ

جب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک یزید کے سامنے رکھا گیا تو یزید اپنی چھڑی کو امام عالی مقام کے لبوں پر مارنے لگا۔

فَقَالَ وَجَعَلْتُكَ أَصْحَابًا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ أَبُو بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيُّ اسْتَنْكَتُ بِعَقَبِكَ فِي ثَوْبِ الْحُسَيْنِ أَمَا لَعَنَهُ أَخَذَ قَضِيْبَكَ مِنْ ثَغْرِهِ مُلْمَذًا الْوَيْكَادُ أَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْشُهُ أَمَا إِنَّكَ يَا يَزِيْشِيَّةَ تَجْعَلِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَابَّةً زَيْكًا سَوِيْنَعَكَ وَتَجْعَلِيْ هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتُحْكَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوِيْنَعُهُ.

پس ایک شخص صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کا نام ابو برزہ تھا کہنے لگا تو اپنی چھڑی حسین کے لبوں پر مارتا ہے۔ تیری چھڑی حسین کے اس مقام پر لگ رہی ہے کہ میں نے بار بار دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ کو چومنا کرتے تھے۔ اے یزید قیامت کے روز جب بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا تیرا حامی صرف ابن زیاد ہوگا اور یہ حسین جب میدان قیامت میں آئیں گے ان کے حامی محمد مصطفیٰ

سَلَوُ شَفِيعَهُ ۖ
صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔
ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ صحابی کے نزدیک محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم یزید کے حامی نہیں ہیں اسی لیے اہل سنت و جماعت میں
سے کوئی بھی یزید کا حامی کار نہیں۔ کیونکہ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاصْطَبَاحِي پر صرف
اور صرف اہل سنت ہی گامزن ہیں۔

حافظ ابن کثیر کا یزید کے متعلق عقیدہ

لَمَّا خَرَجَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ عَنْ
طَاعَتِهِ وَخَلَعُوا دَوْلَاهُ عَلَيْهِمْ
ابْنُ مَيْمُونٍ وَابْنُ حَنْظَلَةَ لَمْ
يَذْكُرُوا عَنْهُ وَهُمْ أَشَدُّ
النَّاسِ عَدَاوَةً لَهُ إِذْ مَا ذَكَرُوهُ
عَنْهُ مِنْ شَرِّهِ الْخُفَرِ وَابْنِهِ
بَعْضُ الْقَادِرِ زَاحٍ لَمْ يَتِمُّوهُ
هَذَا مَذْقَةٍ كَمَا لَيْتُ ذِفْنَهُ بَعْضُ
الرَّوَافِضِ بَنٍ فَدَكَانَ فَاسِقًا ۖ
جب اہل مدینہ یزید کی بیعت توڑ کر
اطاعت سے نکل گئے اور اپنے
اور ابن مطیع اور ابن حنظلہ حاکم مقرر
کر لیا۔ حالانکہ اہل مدینہ سخت ترین
دشمن تھے۔ یزید کے پھر بھی وہ
صرف یہ کہتے تھے کہ یزید شرابی ہے
اور بعض بدکاریاں بھی اس سے سرزد
ہوتی ہیں لیکن انہوں نے یزید کو
یزید نہیں کہا جیسے بعض رافضی کہتے
ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یزید فاسق تھا۔

۱۔ تاریخ طبری جلد ۵ ص ۲۵۵ البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد ۸ ص ۱۹۲ ۲۔ البدایہ والنہایہ

حافظ ابن حجر عسقلانی سنی شافعی کا عقیدہ

آپ لکھتے ہیں :-

يَزِيدُ بْنُ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 سَفِيَانُ الزُّهْرِيُّ رَوَى عَنْ أَبِيهِ
 وَعَنْهُ ابْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ مَرْوَانَ مَعْدُوهُ حَرَفِي
 عَدَا السَّيِّئَ وَلَيْسَ بِأَهْلٍ
 أَنْ يَرْوَى عَنْهُ

یزید بن معاویہ کا وہ بیٹا ابی سفیان
 کے یزید اپنے باپ سے روایت
 کرتا ہے اور یزید سے اس کا بیٹا
 خالد اور عبد الملک بن مروان روایت
 کرتے ہیں۔ یزید میوب انسان ہے
 اس قابل نہیں کہ اس سے کوئی روایت
 لی جائے۔

معلوم ہوا کہ یزید ائمہ جرح و تعدیل کے نزدیک ابو مخنف شیعہ سے
 بھی زیادہ بُرا ہے کیونکہ روایات میں ابو مخنف معتبر ہے اور یزید مردود۔

یہی حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں :

قَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
 أَبِي عُمَيْرٍ أَحَدَ الثَّقَاتِ مَنْ
 تَوَسَّلَ بَيْنَ أَبِي عَقْرَبَةَ ثَقَّةً قَالَ
 كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

یحییٰ بن عبد الملک بن ابی عقبہ جو کہ
 راوی سچتہ ہیں کہتے ہیں کہ مجھے کہا
 نوفل بن ابی عقربہ نے "وہ بھی
 راوی سچتہ ہے" کہ میں عمر بن عبد العزیز

کے پاس تھا کہ ایک شخص نے یزید
کو امیر المومنین کہہ دیا، عمر بن عبد العزیز
نے کہا کہ یزید کو امیر المومنین کہتا ہے
پس آپ کے حکم سے اس شخص کو
بیس کوڑے مارے گئے۔

فَذَكَرَ رَجُلٌ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ
فَقَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
يَزِيدُ فَقَالَ عُمَرُ لَقَوْلِ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ يَزِيدُ وَأَمْرِهِ
فَضْرَبَ عِشْرِينَ سَوْطًا لَهُ

معلوم ہوا کہ یزید کو امیر المومنین کہنے والے کوڑوں کی سزا کے مستحق ہیں۔

علامہ ذہبی کا عقیدہ

یزید بن معاویہ محبوب انسان ہے
اس لائق نہیں کہ اس سے روایت
لی جائے امام احمد بن حنبل فرماتے
ہیں اس سے روایت نہیں لینی
چاہیے۔

يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ مَقْدُوحٌ
بِإِذْنِ اللَّهِ لَيْسَ بِأَهْلٍ
أَنْ يُرْوَى عَنْهُ وَقَالَ أَحَدُ
بَنِي حَنْبَلٍ لَا يَنْبَغِي أَحَدٌ يُرْوَى
عَنْهُ رَحِمَهُ اللَّهُ

یزید کے شیعہ ائمہوں کو کچھ شرم چاہیے کہ ایسے انسان کو رضی اللہ عنہ
اور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جس کو ائمہ حدیث نے ذکر کے قابل ہی نہیں سمجھا۔

امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ کبیر جلد ۸ میں ۳۳۳ سے ۳۴۱ تک تقریباً ۲۲۲ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں لیکن یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ فتح قسطنطنیہ والی حدیث بھی آپ نے ہی روایت کی اگر اس حدیث شریف سے بڑے کچھ خارجیوں نے سمجھا ہے وہی مفہوم ہوتا تو امام بخاری خارجیوں کے مغفور و مہروم کا ذکر نہ کرتے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید بن معاویہ قابل ذکر ہی نہیں۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور یزید

آپ فرماتے ہیں:

اگر کوئی پوچھے کہ حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل اور آپ کے قتل کا حکم دینے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ کہنا جائز ہے ہم کہتے ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ آپ کا قاتل اگر بغیر توبہ کے مرا ہے تو اس پر خدا

فَإِنْ قَتَلَ قَتْلًا فَكُلَّ يَجُوزُ أَنْ يَقَالَ قَاتِلُ الْحُسَيْنِ كَفَنَهُ اللَّهُ وَإِلَّا يَجُوزُ قَتْلُهُ. كَفَنَهُ اللَّهُ؟ قَتَلْنَا الصَّوَابَ أَنْ يَقَالَ قَاتِلُ الْحُسَيْنِ إِمَّا مَاتَ قَتْلَ التَّوَابَةِ لَعَنَهُ اللَّهُ لِأَنَّهُ يَخْتَلِ أَنْ

يَتَوَكَّلْ بَعْدَ التَّوْبَةِ ۖ

کی لعنت کیونکہ یہ ایک احتمال ہے
کہ شاید اس نے توبہ کر لی ہو۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ سیدنا امام حسین
رضی اللہ عنہ کا قتل ناحق تھا ورنہ قاتل پر خدا کی لعنت جائز نہ ہوتی اور توبہ کی قید
لگانا امام صاحب کے کمال تقویٰ کی دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ یزید کا
نام لے کر لعنت کرنے کو جائز قرار نہیں دیتے۔

ابوشکور سامی محدث بن عبد السعید بن شعیب کشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

بِعَةِ الصَّحَابَةِ وَالْمُسْلِمِينَ
لَمْ يَفْقَ عَلَى يَزِيدٍ شَيْءٌ عِنْدَ اللَّهِ
بَنُ زُبَيْرٍ وَحُكَّامُ بَنِي الْحَنْظَلَةِ
وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكَثِيرٌ مِّنْ
أَهْلِ الْبَيْعَةِ لَمْ يَفْقُوا عَلَيْهِ
فَلَمْ يَكُنْ أَمَامًا عَادِلًا فَصَحَّ
بِعْدَ أَنْ أُلْعِنَ لَمْ يَكُنْ
بَاغِيًّا شَرًّا اخْتَلَفُوا فِي جَوَازِ اللَّعْنِ
عَلَى يَزِيدٍ قَالَ لِبَعْضِهِمْ لَا يَجُوزُ
لِلْعَنْ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ كَانَ أَمَامًا

صحابہ کرام اور دیگر مسلمانوں نے یزید کی
بیعت پر اتفاق نہیں کیا مثل عبد اللہ
بن زبیر، محمد بن الحنفیہ، حسین بن علی
اور دیگر بہت سارے اہل بیعت
متفق نہیں ہوئے لہذا یزید امام عادل
نہ تھا اور یہ ہی سبب ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ
باغی نہیں۔ اس لیے علماء نے یزید
پر لعنت کرنے میں اختلاف کیا ہے
بعض نے کہا ہے کہ لعنت پر یزید
جائز نہیں کیونکہ وہ چند سال مسلمانوں

لے احبار العلوم جلد ۱۱ ص ۱۸۷۔ مطبوعہ مصر۔ یہ بزرگ ہمارے آقا و مولیٰ داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے
مفسر ہیں۔

لِلسَّيِّئِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ
لَعَنَهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَفَرُوا
بِاللهِ حِينَ أَجَارَ قَتْلَ الْحُسَيْنِ
وَرَضِيَ بِهِ الْإِثْمَ وَقَالَ لَعَنَهُمُ
اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَعَنَهُمُ اللَّهُ
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا
بِطَلَبِ الْبَيْعَةِ أَوْ بِأَخْذِهِ وَخَلَعُوا
إِلَيْهِ فَهُمْ قَتَلُوهُ لَعَنَ
اللَّهُ أَسْرَهُ وَمَا رَضِيَ بِهِ الْإِثْمَ وَالْأَصْحَابُ
أَفْ تَقُولُ بِأَنَّ يَزِيدَ كَوْنُ
أَسْرَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ أَوْ رَضِيَ وَ
أَجَارَ أَوْ جَوَزَ اللَّعْنُ عَلَى أَهْلِ
الْبَيْتِ فَإِنَّهُ يَجُوزُ اللَّعْنُ عَلَيْهِ
وَالْأَوَّلُ وَكَذَلِكَ فَإِنَّهُ
لَا يَكْفُرُ مِنْ غَيْرِ اسْتِحْدَالٍ بِهِ

کا امام رہا ہے اور بعض کہتے ہیں
کہ لعنت بریزید جائز ہے کیونکہ وہ
مُنکر خدا ہے اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ
کے قتل کا حکم دیا اور اس پر راضی تھا۔
بعض کہتے ہیں کہ یزید نے حسین
رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہ دیا بلکہ طلب
بیعت یا پکڑ کر اپنے پاس حاضر کرنے کو
کہا تھا لیکن قوم نے آپ کو قتل کر دیا اور
یزید آپ کے قتل پر راضی نہ تھا اور صحیح
بات یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ اگر یزید
نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا یا
قتل پر راضی ہوا اور آپ کے قتل کو جائز
رکھا یا اہل بیعت پر لعنت کرنا جائز سمجھا تو
پس یزید پر لعنت جائز ہے اگر ایسا نہیں تو لعنت
جائز نہیں اور یہ ہی حکم آپ کے قاتل کا ہے۔

علامہ تفسیر زانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں:

لَقَعُوا عَلَى جَوَازِ اللَّعْنِ عَلَى مَنْ

امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل اور

لہ تبصرہ پر شکور مشا

قَتْلَهُ أَذًا مَرِيحًا أَذًا جَاذًا أَذًا
رَضِيَ بِهِ - وَالْحَقُّ أَفْ رَضَايَ يَدِ
بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ وَاسْتِشْمَادِهِ بِدِ الْكَ
وَإِهَانَةِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَاتًا وَآمَرَ مَعْنَاهُ وَ
إِنْ كَانَ تَقَاتُلُهَا أَحَادُ
فَتَحْنُ لَا تَنْقُضُ فِي شَأْنِهِ بَلْ فِي
إِيمَانِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ
أَنْصَارِهِ دَاخِلُونَ بِهِ

قتل کا حکم دینے والے پر اور قتل کو
جائز سمجھنے والے پر اور آپ کے قتل
پر راضی ہونے والے پر لعنت بھیجنے
پر سب علماء کا اتفاق ہے اور حق
بات یہ ہے کہ یزید کا قتل حسین سے
راضی ہونا اور خوشی منانا اہل بیت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت کرنا
اگرچہ اخبار احاد سے ثابت ہے لیکن
تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکا ہے پس
ہم اس کو بے ایمان کہنے سے اور اس

۱۱

پر لعنت کرنے سے گریز نہیں کرتے اور اسی طرح اس کے مددگار اور ساتھی ہیں۔
شیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی شریف قدسی شافعی فرماتے

ہیں —

تَدِ اخْتَلَفَ فِي الْفَرَائِضِ يَدِ
فَقِيلَ لَعْنَةُ اللَّهِ مِمَّنْ
مِمَّنِ الْوَحْبِيِّ أَوْ عَلَى
الْمَذْبُوحَةِ الطَّاهِرَةِ كَالْأَمْرِ
بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

یزید کے کافر ہونے میں علماء کا
اختلاف ہے بعض اُس کے کفر
کے قائل ہیں کہ اس نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک پر
ایسی بُری جبرأت کی ہے کہ سیدنا حسین

وَمَا جَرَى مَتَا يَنْتَبِهُ عَنْ مِمَّا بِهِ
الطَّبَعُ وَلَيْسَ لِيَذْكُرَهُ السَّمْعُ
وَقِيلَ لَا إِذْ لَمْ يَثْبُتْ لِنَاعَتُهُ
تِلْكَ الْأَسْبَابُ الْمَوْجِبَةُ لِلْكَفْرِ
وَحَقِيقَةُ الْأَمْرِ عِبَ الطَّرِيقَةِ
النَّاسِ بِسَبَةِ الْقَوِيْمَةِ فِي شَأْنِهِ
التَّوَقُّفَ فِيهِ وَرَجَعَ الْأَمْرُ
إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ ۝

یعنی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا اور
ایسے ایسے کام کئے جن کا ذکر کوئی
سليم طبع انسان سن نہیں سکتا اور
بعض اُس کے کفر کے قائل نہیں
کیونکہ جو اسباب موجب کفر ہیں
وہ قطعی طور پر ثابت نہیں اور اچھی بات
یہی ہے کہ انسان اس کے بارے
میں خاموش رہے اور اس کا انجام
خدا کے سپرد کرے۔

علامہ عبد العزیز مرحوم نے اس شرح شرح العقائد میں فرماتے ہیں:

بَعْضُهُمْ أَطْلَقَ اللَّغْنَ عَلَيْهِ
مِنْهُمْ اِمْتِ الْجَوْزِي الْمَحْدَثُ
وَصَلَفَ كِتَابًا سَمَّاهُ الرَّدَّ عَلَى
الْمُغْضِبِ الْعَيْنِيِّ اِسْمًا لِي
عَنْ ذِمَّ يَزِيدَ وَمِنْهُمْ اِلِسَامُ
اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمِنْهُمْ
الْقَاصِمِيُّ أَبُو يَعْقُبَ ۝

بعض علماء نے یزید پر لعنت کو جائز
رکھا ہے جو علامہ یزید کو ملعون کہتے
ہیں ان میں سے ایک بہت بڑے
ذی شان محدث ابن جوزی بھی
ہیں انہوں نے اُس کے متعلق
کتاب لکھی ہے جس کا نام "الرد علی المغضب"
العند من ذم یزید" ہے اور ان ہی

علماء میں سے امام احمد حنبل بھی ہیں
اور قاضی ابوعبلی بھی۔

یاد رہے کہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ حفظہ حدیث و شریعت میں بڑے
متشدد سمجھے گئے ہیں اور امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا تو کیا کہنا امام
بخاری اور دیگر اکثر محدثین آپ کے شاگرد ہیں۔ سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ
جیسے آپ کے مقلد۔

علامہ علی القاری المکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

اِخْتَلَبَ فِي الْفَارِيزِيَّةِ قَبِيلٌ
نَعَمَ يَغْنِي لَكَ اَدْرَةَ عَنْهُ مَا
يَدُلُّ عَلَى الْكُفَارِ مِنْ تَحْلِيلِ
الْمُسْرُوفِ مِنْ تَفْهُهُهُ بَعْدَ قَتْلِ
الْحُسَيْنِ وَاصْحَابِهِ الْاَخِيَّتِ
حَاثِ يَتَمَكَّنُ لِيَا فَعَلُوا بِاَشْيَاخِ
قُرَيْشٍ وَصَنَادِيهِمْ هُمْ
فِي بَدْرِ لِي

یزید کے کفر میں اختلاف ہے جو کچھ
اُس سے وارد ہوا ہے وہ اُس کے
کفر پر دلیل ہے مثلاً خمر کو حلال قرار
دینا اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے
قتل کے بعد اس کا یہ کہنا کہ میں نے اہل بیت
کو اس کا بدلہ دیا ہے جو کچھ میرے
وڈیروں کے ساتھ میدان بدر میں
کیا گیا تھا۔

اور فرماتے ہیں :-

مَا تَفَرَّهَ بِهِ بَعْضُ الْجَمَلَةِ مِنْ

لہ شرح الفتح الاکبر ص ۲۷ مطبوعہ مصر

اَنْكَ اَلْحَسَنَ كَانَ بَاغِيًا
 مَبَاطِلٌ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ
 وَنَعْلَ هَذِهِ مِنْ هَذِیْكَ نَابَاتُ الْخَوَارِجِ
 عَنِ الْحَمَادِ رَوًى

رضی اللہ عنہ یعنی تھے سو یہ بات السنّت
 کے نزدیک بالکل باطل ہے یعنی یہ
 کسی اہل سنت کا قول نہیں یہ صرف
 خارجوں کا بیان ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بعض علماء اہل سنت تو یزید کے معاملہ میں بھی توقف سے کام لیتے ہیں
 لیکن بعض غلو اور افراط کی وجہ سے اس کی شان و منزلت بیان کرنے سے بچھڑ جاتے
 ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کی بنا پر امیر مقرر ہوا تھا امام حسین
 رضی اللہ عنہ پر ضروری تھا کہ ان کی اطاعت کرتے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا
 الْقَوْلِ وَمِنْ هٰذَا الْوَعْتِ۔ یزید امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے
 امیر ہو کیسے سکتا تھا اور مسلمانوں کو اجماع اس پر کس طرح واجب آتا ہے جبکہ
 اس وقت کے صحابہ کرام اور صحابہ کی اولاد جو بھی موجود تھی اس کی اطاعت سے
 بیزاری کا اعلان کر چکے تھے۔ مدینہ منورہ سے چند لوگ اس کے پاس شام
 میں جبر و اکراہ سے پہنچائے گئے تھے لیکن یزید کے ناپسندیدہ اعمال کو
 دیکھ کر واپس مدینہ چلے آئے اور عارضی بیعت کو فسخ کر دیا اور ان لوگوں نے
 برملا کہا کہ وہ خدا کا دشمن ہے، شراب نوش ہے، تبارک الصلوٰۃ ہے۔ زانی
 ہے۔ فاسق ہے۔ محارم سے صحبت کرنے سے بھی باز نہیں آتا۔ ایک طبقہ ایسا بھی
 ہے جس کی رائے ہے کہ یزید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم

نہیں دیا تھا اور نہ وہ شہادت حسین پر رضامند تھا۔ حضرت حسین اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کی شہادت سے وہ کبھی بھی مسرور و مطمئن نہیں ہوا ہمارے نزدیک یہ رائے مردود اور باطل ہے کیونکہ یزید کی اہل بیت سے عداوت اور اہل بیت کی اعانت اور ذلت کے واقعات تو اتر کے ساتھ اس سے سرزد ہوتے رہے ان تمام واقعات سے انکار کرنا ازراہ تکلف ہے ایک طبقہ کی یہ رائے ہے کہ قتل حسین دراصل گناہ کبیرہ ہے کیونکہ ناحق مومن کا قتل کرنا گناہ کبیرہ میں آتا ہے کفر میں نہیں آتا مگر لعنت تو کافروں کے لیے مخصوص ہے۔ اسی رائے کا اظہار کرنے والوں پر انفسوس ہے وہ نبی علیہ السلام کے کلام سے بھی بے خبر ہیں کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی اولاد سے بغض عداوت رکھنا اور انہیں تکلیف دینا اور ان کی توہین کرنا باعث ایذا و عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس حدیث کی روشنی میں یہ حضرات یزید کے متعلق کیا فیصلہ کریں گے کیا امانت رسول اور عداوت رسول اللہ کفر و لعنت کا سبب نہیں؟ اور یہ بات جہنم کی آگ میں پہنچانے کے لیے کافی نہیں۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو۔

| | |
|-------------------------------------|---|
| وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو | إِنَّ اللَّهَ يَكُونُ ذُو فَتْنَةٍ |
| ایذا پہنچاتے ہیں وہ یقیناً دنیا اور | وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا |
| آخرت میں لعنت کے مستحق ہیں | وَالْآخِرَةِ دَاعَدَ لَهُمُ عَذَابًا |
| اور خدا نے ان کے لیے دردناک | مُعِينًا ۝ |

۱۰ سورہ احزاب آیت نمبر ۵۶

عذاب مقرر کیا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ یزید کے خاتمہ کے متعلق کوئی علم نہیں ہو سکتا کہ ارتکاب کفر و معصیت کے بعد اس نے توبہ کر لی ہو اور آخر کار تائب ہو گیا۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ علماء سلف اور مشاہیر امت میں سے بعض نے جن میں امام احمد بن حنبل جیسے بزرگ شامل ہیں۔ یزید پر لعنت کی ہے۔ ابن جوزی نے جو شریعت اور حفظ سنت میں بڑے متقدم تھے اپنی کتاب میں لعنت بریزید کو علماء سلف سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء کرام نے لعنت کرنے کی مخالفت کی ہے اور بعض توقف کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یزید مبغوض ترین انسان تھا۔ اس بد بخت نے جو کاروائیے بد سرا انجام دیئے ہیں، امت رسول میں کسی سے نہیں ہو سکے۔ شہادت حسین اور اہانت اہل بیت سے فارغ ہو کر اس بد بخت نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور اس مقدس شہر کی بے حرمتی کے بعد اہل مدینہ کے خون سے ہاتھ رنگے اور باقی ماندہ صحابہ رسول اور تابعین اس کی تیغ ستم کی نذر ہو گئے۔ مدینہ منورہ کی تخریب کے بعد اس نے مکہ معظمہ کی تباہی کا حکم دیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرا اور انہی حالات میں وہ دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور اس کی توبہ اور رجوع مزید حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور دوسرے اہل ایمان کے دلوں کو یزید کی محبت اور اُلفت، اس کے مددگاروں اور معاونین کی موالست اور ان تمام لوگوں کی دوستی (جو

اہل بیت نبوی کے بدخواہ رہے ہیں اور ان کے حقوق کو پامال کرتے آئے ہیں اور ان سے محبت اور صدق عقیدت سے محروم ہیں) سے محفوظ و مامون رکھے اور دنیا و آخرت میں اہل بیت کے مشرب و مسک پر رکھے۔
 بِعَيْنِكَ النَّبِيِّ وَالْإِلَهِ الْأَعْجَابِ وَجَنَّتْهُ وَكُنْ مَعَهُ وَهُوَ قَرِيبٌ مَحْتَبٌ ۖ
 شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر علماء کی سابقہ تحریروں کا پنجوڑ ہے۔ یہ مسک اور مشرب اہل سنت و جماعت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل سنت کو ہمیشہ ہمیشہ اسی مسک پر قائم رکھے۔

اُمّتِ مسلمہ میں اختلاف

اُمّتِ مسلمہ میں یزید کو کافر اور لعنتی کہنے میں ضرور اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ظاہر کر دیا ہے۔ بعض اُسے کافر و لعنتی بھی کہتے ہیں اور بعض کافریا لعنتی کہنے سے منع کرتے ہیں بعض نہ منع کرتے ہیں اور نہ کافر و لعنتی کہتے ہیں یہ تینوں مسک اہل سنت و جماعت کے ہی ہیں۔ لیکن اس مذہب حقہ کا ایک فرد بھی آج تک ایسا نہیں گذرا جس نے یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہنا یا لکھنا یہ خارجیوں کا کام ہے جیسا کہ خارجیوں کی ایک رسوائی جو کہ ضبط ہو چکی ہے اُس کے نام سے ظاہر ہے اس کا نام ”رشید ابن رشید امیر المومنین یزید رضی اللہ عنہ“ ہے۔ ان ہی خارجیوں کا ایک اور پمفلٹ نظر سے گزرا جس کو انہوں نے

ابن تیمیہ کی طرف منسوب کیا ہے جس کا نام "حین رضی اللہ عنہ اور یزید رحمۃ اللہ علیہ" ہے پمفلٹ کے آخر میں ابن تیمیہ کی کتاب منہاج السنہ کا حوالہ ہے۔ ابن تیمیہ اگرچہ ایسا انسان نہیں جس کی بات کی طرف کان لگایا جائے پھر بھی ہم نے بہت تلاش کیا کہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب میں کہیں یزید کو رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو لیکن ہم کو نہ ملا اور نہ اس نے ایسا کیا ہے۔ خارجیوں کا یہ ابن تیمیہ پر بہتان ہے حالانکہ خارجی ابن تیمیہ کو اپنے دین و دنیا کا امام تسلیم کرتے ہیں۔ اِذَا فَانَتْكَ الْخِيَارُ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ۔ بلکہ ابن تیمیہ نے اپنی تحریر میں ایک سوال اٹھایا ہے جس کا جواب وہ خود بھی نہ دے سکا اور بعد والے خارجی بھی نہیں دے سکتے۔ وہ یہ ہے۔

اِنَّهُ جَمَزَ بِأَخِيهِ الْجَمَازِ
وَاَزْسَلَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ
لِكُنْهَ مَعَ ذَلِكَ مَا أَتَمَّرَ
لِلْحُسَيْنِ وَلَا أَمَرَ بِقَتْلِ قَاتِلِهِ
وَلَا أَخَذَ بِشَارِبِهِ

یزید نے حین رضی اللہ عنہ کے
پسندگان کو خوب سرد و سامان دے کر
ان کو مدینہ شریف بھیج دیا باوجود اس
کے اس نے حین کی کوئی حمایت نہ
کی اور نہ ہی اس کے قاتل کو قتل کیا

اور نہ ہی امام عالی مقام کے خون کا بدلہ لیا۔
جن کے سینوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے وہ خود فیصلہ کریں کہ ابن
تیمیہ کی عبارت کس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی اگر یزید سیدنا
امام اعلیٰ مقام حین رضی اللہ عنہ کے قتل کا محرک نہ ہو تا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے اہل بیت کا خیر خواہ ہوتا تو حسین رضی اللہ عنہ کی حمایت میں آپ کے قاتل کو ضرور قتل کرتا اور سیدنا امام عالی مقام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لیتا۔ کیونکہ وہ حاکم وقت اور با اختیار تھا۔ یہ سب کچھ نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یزید کا دامن امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون سے ہرگز ہرگز پاک نہیں لیکن قواعد شرعیہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اُسے کچھ نہیں کہتے بس اتنا ہی کافی ہے کہ علیہ ما علیہ۔ سادہ لوح ایمانداروں کو بہکانے اور ان کے دلوں میں یزید علیہ ما علیہ کی محبت پیدا کرنے کے لیے خارجیوں کا سبب بڑا ہتھکنڈا غزوہ قسطنطنیہ والی حدیث ہے لہذا وہ حدیث اور اس کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں :-

حدیث غزوہ قسطنطنیہ

عمیر کہتے ہیں کہ ہم کو حدیث سنائی
 اُم حرام نے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کو فرماتے سنا کہ پہلا لشکر میری
 اُمت کا جو غزوہ بحر طے گا ان
 پر جنت واجب ہے۔ اُم حرام
 کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ
 کیا میں اُن میں سے ہوں۔ آپ نے
 فرمایا تو اُن میں سے ہے پھر نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت

قَالَ عُمَيْرٌ رَفَعْتُ شَيْئًا أُمَّ حَرَامٍ
 أَنَّهُ سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ حَبِيشٍ مِّنْ
 أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أُوجِبُوا
 قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنتِ فِيهِمْ ثُمَّ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَوَّلُ حَبِيشٍ مِّنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ
 مَدِينَةَ مَكَّةَ مَغْفُورٌ لَهُمْ

کا پہلا شکر جو غزوہ قسطنطنیہ لڑے
گا وہ بخشے ہوئے میں ۛ

خارجیوں کا استدلال یوں ہے کہ قسطنطنیہ پر چڑھائی کرنے والے
پورے لشکر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی بشارت دی ہے اور
یزید اس لشکر کا سالار تھا لہذا وہ اس غموم میں داخل ہے۔ اس سے یزید کی
بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

جواب نمبر ۱

اگر یہ حدیث فضیلت یزید کا ثبوت ہوتی، جیسا کہ خارجی کہتے رہتے
ہیں تو مذہب حسب حق اہل سنت و جماعت کا کوئی فرد تو یزید کو رضی اللہ عنہ
یا رحمۃ اللہ علیہ کہتا یا کم از کم یزید کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتا۔ لیکن
ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ پوری دنیا اہل سنت کے نزدیک یزید قابل نفرت انسان
ہے خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث قسطنطنیہ کے ناقل ہیں انہوں
نے اپنی تاریخ کبیر میں تقریباً ۲۱۳ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں مگر
یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا جو اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ امام بخاری
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید ایک ایسا ذلیل و حقیر انسان ہے جو ذکر کے
قابل ہی نہیں۔

جواب نمبر ۲

اصول فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

ما من عام الاخص منه البعض یعنی کوئی عموم ایسا نہیں جس میں سے بعض افراد مخصوص نہ ہوں معلوم ہوا کہ ہر عموم سے بعض افراد مخصوص ضرور ہوتے ہیں۔ اس ہی اصول کی بنیاد پر حفاظ حدیث قسطنطنیہ والی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں:-

لَا يَكُونُ مُسْنَدٌ دَخُلَ فِيهِ ذَاكَ
الْعُمُومُ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْهُ لَيْلٍ
هَاصٍ إِذْ لَا يَخْلِفُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ
قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَغْفُورٌ لَكُمْ مَشْرُوطٌ بِأَنْ
يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ الْمَغْفِرَةِ حَتَّى
لَوْ أُرْسِلَتْ وَاحِدَةٌ مِنْ غَزَاهَا
بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَدْخُلْ فِي ذَلِكَ
الْعُمُومُ بِاتِّفَاقٍ فَلَا عَلَى أَنَّ
الْمُرَادَ مَغْفُورٌ لِمَنْ وَجَدَ شَرْطَ
الْمَغْفِرَةِ فِيهِ مِنْكُمْ

یزید کا اس عموم میں داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دلیل خاص سے اس عموم سے خارج نہیں ہو سکتا کیونکہ اہل علم میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مغفور لہم مشروط ہے مطلق نہیں وہ یہ کہ مغفور لہم وہ ہیں جو بخشش کے اہل ہوں اگر کوئی فرد لشکر کا مرتد ہو جائے وہ اس بشارت میں داخل نہیں اس بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے

پس یہ اتفاق اس بات کی دلیل ہے
 کہ حبش قسطنطنیہ کا وہ شخص مغفور ہے
 جس میں مغفرت کی شرائط مرتے
 وقت تک پائی جائیں۔

محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی موجود ہے :
 مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَعْنِي جِوَانِ الْإِنْسَانِ زَبَانَ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَبَّهْ دَعَا وَهُوَ جَنَّتِي هُوَ۔
 کیا اس فرمان کو عام رکھا جاسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ وگرنہ تو مرزا
 قادیانی کی اُمت کا فرکیوں؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے تو وہ سب قائل ہیں۔
 خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری اُمت کے تہتر
 فرقے ہوں گے۔ سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنمی ہیں۔ نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ میری اُمت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ اس
 بات کی دلیل ہے کہ وہ سارے کے سارے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے
 ہی ہوں گے لیکن پھر بہتر فرقے جہنمی ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ پڑھنے والے کا جہنمی ہونا بھی مشروط ہے۔ اپنی توفیق کے مطابق
 جو ہیں میرے ہوا وہ بدیہ ناظرین کو دیا گیا ہے۔ سمجھنے والے کے لیے یہ
 مختصر انشاء اللہ کافی اور دانی ثابت ہوگا اور اہل عناد کے لیے

دفتروں تحریر بے کار اور بے سود۔

اعلان

ہم موجودہ دور کے خارجیوں کو چیلج کرتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے وقوع میں آنے کے بعد سے آج تک اگر اہل سنت کی پوری دنیا میں سے کسی مسلم شخصیت کا یزید کو رحمۃ اللہ علیہ یا رضی اللہ عنہ لکھا ثابت کر دیں تو ایک حوالے پر مبلغ ایک صد روپیہ بطور انعام ہم سے حاصل کریں۔

ضروری گذارش

قارئین کرام! آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ دورِ حاضر میں صحیح اور عام فہم دینی لٹریچر کی فراہمی کس قدر ضروری ہے جبکہ اعتقادی و عملی بُرائیاں نت نئے رُوپ اور پرکشش انداز میں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ان حالات میں دیگر مذہبی و اصلاحی پروگراموں کی طرح اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے صحت مند لٹریچر کی اشاعت از حد ضروری ہے۔ ہر درد مند مسلمان اس دینی ضرورت کا احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عطا کردہ دین کے ہمہ گیر غلبہ کا احساس رکھنے والے مسلمانوں سے پُر زور اپیل ہے کہ خدا را اپنے اس دینی احساس کو بے جا دُنیا طلبی کی رو میں ضائع مت کیجئے اور اسلامک لٹریچر کی اشاعت میں ادارہ کے ساتھ جان و مال سے تعاون فرمائیے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ بجاہِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے جانی و مالی تعاون کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور عالمِ اسلام کے مسلمانوں کے ایمان و عمل اور عزت و آبرو کی حفاظت فرمائے اور دین و دُنیا کے راستوں پر آنے والے جملہ آلام و مصائب کو صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دیوبندی اور اسلامی عقائد کا موازنہ

دیوبندیوں کے جن خلاف اسلامی عقائد پر عرب و عجم کے علماء نے دیوبندیوں کو کافر کہا۔ ہم مسلمانوں کی واقفیت کیلئے ان عقائد کی ایک مختصر فہرست پیش کرتے ہیں اور ہر ایک کے مقابل اسلامی عقیدہ بھی پیش کرتے ہیں اور ہم نے اس فہرست میں ان کا جو عقیدہ بیان کیا ہے وہ ان کی کتابوں میں موجود ہے۔

| اسلامی عقائد | دیوبندی عقائد |
|--|--|
| جھوٹ بولنا عیب ہے جیسے کہ چوری یا زنا کرنا وغیرہ اور رب تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ نیز خدا کی صفات واجب ہیں نہ کہ ممکن لہذا خدا کیلئے سکنا کہنا بے دینی ہے۔ | (۱) خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (مسئلہ امکان کذب) براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب امپٹھوی، جہد المقل مصنفہ محمود حسن صاحب |
| خدا کے پاک ہر وقت عالم الغیب ہے۔ اس کا علم اس کی صفت ہے اور واجب ہے۔ جب چاہے تب معلوم کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ نہ چاہے تو جاہل رہے۔ یہ کفر ہے خدا کی صفات خدا کے اختیار میں نہیں۔ وہ واجب ہیں۔ نیز رب نے اپنے محبوبوں کو بھی علوم غیبیہ عطا کئے۔ (قرآن کریم) | (۲) اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ جب چاہے غیب دریافت کرے۔ کسی ولی، نبی، جن، فرشتے، بھوت کو اللہ نے یہ طاقت نہیں بخشی۔ (تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی) |

| اسلامی عقائد | دیوبندی عقائد |
|---|--|
| <p>خداے قدوس جبکہ اور زمانہ اور ترکیب و ماہیت سے پاک ہے۔ نہ وہ کسی جگہ میں رہتا ہے، نہ اسکی عمر ہے، نہ وہ اجزاء سے بنا ہے۔ اس کو دیوبندیوں نے بھی بے خبری میں کفر لکھ دیا۔ (کتب علم کلام)</p> <p>خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اس کا علم واجب اور قدیم ہے جو ایک آن کیلئے کسی چیز سے اس کو بے علم ماننے بے دین ہے۔ (عام کتب عقائد) دیوبندی خدا کے علم غیب کے بھی منکر ہیں تو اگر حضور علیہ السلام کے علم غیب کا انکار کریں تو کیا تعجب ہے؟</p> | <p>(۳) خدا تعالیٰ کو جبکہ اور زمانہ اور مرکب ہونے اور ماہیت سے پاک ماننا بدعت ہے۔ (ایضاح الحق مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)</p> <p>(۴) خدا تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے سے خبر نہیں ہوتی۔ جب بندے اچھے یا بُرے کام کر لیتے ہیں تب اس کو معلوم ہوتا ہے۔ (بلغۃ الحیر ان صفحہ ۵۷) زیر آیت الاعلیٰ اللہ وزقہا کل فی کتب مبین۔ (مصنفہ مولوی حسین علی صاحب پھر انوالہ شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)</p> |
| <p>خاتم النبیین کے یہ ہی معنی ہیں کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ ظہور یا بعد میں کسی اصلی، بروزی، مراتی، مذاقی کا نبی بننا محال بالذات ہے۔ اسی معنی پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہ ہی معنی حدیث نے</p> | <p>(۵) خاتم النبیین کے معنی یہ سمجھنا غلط ہے کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ اصلی نبی ہیں باقی عارضی۔ لہذا اگر حضور علیہ السلام کے بعد اور بھی نبی آجائیں تو خاتمیت میں فرق نہ آئے گا۔ (تذیر الناس مصنفہ</p> |

| اسلامی عقائد | دیوبندی عقائد |
|---|--|
| <p>بیان فرمائے جو اس معنی کا انکار کرے وہ مرتد ہے۔ (جیسے قادیانی اور دیوبندی)</p> <p>کوئی غیر نبی خواہ ولی ہو یا غوث یا صحابی کسی کمال علمی و عملی میں نبی کے برابر نہیں ہو سکتا بلکہ غیر صحابی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ صحابی کا کچھ جو خیرات کرنا ہمارے صد ہا من سونا خیرات کرنے سے بڑھ چکا بہتر ہے۔ (حدیث)</p> | <p>مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند</p> <p>(۶) اعمال میں بظاہر امتی نبی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند)</p> |
| <p>رب تعالیٰ بے مثل خالق ہے اور اس کے محبوب بے مثل بندے، وہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہیں۔ ان اوصاف کی وجہ سے آپ کا مثل محال بالذات ہے۔ (دیکھو رسالہ امتناع النظیر مصنفہ مولانا فضل حق خیر آبادی)</p> | <p>(۷) حضور علیہ السلام کا مثل و نظیر ممکن ہے۔ (میکروزی مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی مطبوعہ فاروقی صفحہ ۱۴۴)</p> |
| <p>حضور علیہ السلام کو الفاظ عام سے پکارنا حرام ہے اور اگرچہ نیت حقارت ہو تو کفر ہے۔ (قرآن کریم) یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہنا ضروری ہے۔</p> | <p>(۸) حضور علیہ السلام کو بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب و تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)</p> |

دیوبندی عقائد

اسلامی عقائد

(۹) شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب)

(۱۰) حضور علیہ السلام کا علم بچوں، پاگلوں جانوروں کی طرح یا ان کے برابر ہے۔ (حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب)

(۱۱) حضور علیہ السلام کو اردو بولنا مہرہ دیوبند سے آگیا۔ (براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد صاحب)

(۱۲) ہر چھوٹا بڑا مخلوق (نبی اور غیر نبی) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)

نسبت خود بہ سکت کروم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سب کوئے تو شد بے ادبی است
جو شخص کسی مخلوق کو حضور علیہ السلام سے زیادہ علم مانے وہ کافر ہے۔ (دیکھو شفا شریف) حضور علیہ السلام تمام مخلوق الہی میں بڑے عالم ہیں۔

حضور علیہ السلام کے کسی وصف پاک کو آدمی چیزوں سے تشبیہ دیتا یا ان کے برابر بتانا صریح توہین ہے اور یہ کفر ہے۔

رب تعالیٰ نے ساری زبانیں حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم فرمائیں اور حضور علیہ السلام کا علم ان سے کہیں زیادہ ہے تو جو کہے کہ حضور علیہ السلام کو یہ زبان فلاں مہرہ سے آئی وہ بے دین ہے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيها۔ پھر فرماتا ہے۔ نَوَلِّهِ الْعِزَّةَ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ۔ (المناقون: ۸)
نبی کو خدا کے سامنے ذلیل جانے وہ خود چمار ہے، ذلیل ہے۔

اسلامی عقائد

دیوبندی عقائد

جس نماز میں حضور علیہ السلام کی عظمت کا خیال نہ ہو وہ نماز ہی نامقبول ہے۔ اسی لئے التحیات میں حضور علیہ السلام کو سلام کرتے ہیں۔ وہ بھی کوئی نماز ہے۔ جسمیں تصور رسول نہ ہو۔ (دیکھو بحث حاضر و ناظر)

حضور علیہ السلام کے بعض غلام پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور پل صراط سے پھسلنے والے لوگ حضور علیہ السلام کی مدد سے سنبھل سکیں گے۔ آپ دعا فرمائیں گے۔ رب مسلم (حدیث) جو کہے کہ میں نے حضور علیہ السلام کو صراط پر گرنے سے بچا یا وہ بے ایمان ہے۔

حضور علیہ السلام کی ساری بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں (قرآن کریم) خصوصاً صدیقہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ شان ہے کہ دنیا بھر کی مائیں ان کے قدم پاک پر قربان ہوں۔ کوئی کمین آدمی بھی ماں کو خواب میں دیکھ کر جو رو سے تعبیر نہ دے گا۔ یہ حضرت صدیقہ رضی

(۱۳) نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔ (صراط مستقیم مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)

(۱۴) میں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ مجھے آپ پل صراط پر لے گئے اور کچھ آگے جا کر دیکھا کہ حضور علیہ السلام گرے جا رہے ہیں تو میں نے حضور کو گرنے سے روکا۔ (بلغۃ النجیران مصنفہ مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)

(۱۵) مولوی اشرف علی صاحب نے بڑھاپے میں ایک کسن شاگردنی سے نکاح کیا۔ اس نکاح سے پہلے ان کے کسی مرید نے خواب میں دیکھا کہ مولوی اشرف علی کے گھر حضرت عائشہ صدیقہ آنے والی ہیں۔ جس کی تعبیر مولوی اشرف علی صاحب نے یہ کی کہ کوئی کسن عورت

| اسلامی عقائد | دیوبندی عقائد |
|---|---|
| اللہ عنہا کی سخت توہین بلکہ اس جناب کے حق میں صریح گالی ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا بے ایمانی اور بے غیرتی ہو سکتی ہے کہ ماں کو جو رو سے تعبیر دی جائے۔ | میرے ہاتھ آوے گی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ کا نکاح جب حضور علیہ السلام سے ہوا تو آپ کی عمر سات سال تھی وہ بی نسبت یہاں ہے کہ میں بڑھا ہوں اور بیوی لڑکی ہے۔ (رسالہ امداد مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی ماہ صفر ۱۳۳۵ھ) |

عقائد دیوبندیہ کا یہ ایک نمونہ ہے۔ اگر تمام عقائد بیان کئے جائیں تو اس کیلئے ایک دفتر چاہئے۔ حق یہ ہے کہ رافضیوں اور خارجیوں نے تو صحابہ کرام یا اہل بیت عظام ہی پر تبرا کیا مگر دیوبندیوں کے قلم سے نہ خدا کی ذات بچی نہ رسول علیہ السلام اور نہ صحابہ کرام کی نہ ازواج مطہرات، سب کی اہانت کی گئی۔ اگر کوئی شخص کسی شریف آدمی سے کہے کہ میں نے تمہاری والدہ کو خواب میں دیکھا اور اس کو بیوی سے تعبیر کیا تو وہ اس کو برادشت نہیں کر سکتا۔ ہم ان کے غلامان غلام اپنی صدیقہ ماں کیلئے یہ باتیں کس طرح برداشت کریں۔ صرف قلم ہاتھ میں ہے اس لئے مسلمانوں کو مطلع کر دیتے ہیں تاکہ مسلمان ان سے علیحدہ رہیں یا وہ لوگ ان عقائد سے توبہ کریں۔



(۱) نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟

(ترجمہ: فارسی معتمد مدرسہ معارف اسلامیہ)

نماز میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا بدعت ہے

(ترجمہ: فارسی معتمد مدرسہ معارف اسلامیہ)

فرض نماز کے بعد دعا کی اہمیت

(ترجمہ: فارسی معتمد مدرسہ معارف اسلامیہ)

دعا بعد از نماز جنازہ

(ترجمہ: فارسی معتمد مدرسہ معارف اسلامیہ)

ہاتھ پاؤں چومنا شرک و حرام یا سنت صحابہ؟

(ترجمہ: فارسی معتمد مدرسہ معارف اسلامیہ)

نور انیت مصطفیٰ ﷺ

(ترجمہ: فارسی معتمد مدرسہ معارف اسلامیہ)